السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں غرباء کی ضرورت کے پیش نظر فطرانہ کی قیمت ادا کر دی جاتی ہے، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے، کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے دور میں فطرانہ کی قیمت ادا کرنا ثابت نہیں ہے بلکہ اس وقت فطرانہ میں جنس ہی ادا کی جاتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ کا مقصد ''طعمة للمساکین'' (مساکین کی خوراک) ٹھہرایا ہے، اس کا بھی تقاضا ہے کہ فطرانہ میں اشیاء خوردنی ادا کی جائیں، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم صرف جنس ہی سے فطرانہ ادا کرنے کے قائل ہیں۔ محدثین کرام میں سے کسی نے بھی اس بات کی صراحت نہیں کی ہے جس سے پتہ چلتا ہو کہ فطرانہ میں قیمت بھی دی جا سکتی ہے بلکہ محدث ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے قیمت ادا کرنے کے خلاف عنوان قائم کیا ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ، ص ۸۹، ج ۴) محدث العصر علامہ عبید اللہ رحمانی لکھتے ہیں کہ صدقہ الفطر کی قیمت نہ دی جائے بلکہ جنس سے ہی ادا کیا جائے البتہ کسی عذر کے پیش نظر قیمت دی جا سکتی ہے۔[1]

عذر کی صورت یوں ہو سکتی ہے کہ ایک شخص روزانہ بازار سے آٹا خرید کر استعمال کرتا ہے تو اس کے لیے ضروری نہیں کہ وہ بازار سے غلہ خرید کر صدقہ فطر ادا کرے، بلکہ اسے چاہیے کہ بازار کے نرخ کے مطابق اس کی قیمت ادا کر دے۔

---

[1] مراعاۃ المفاتیح، ص ۱۰۰، ج ۴۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:183

محدث فتویٰ